تھری الائنس (MNM) موٹرسائیکل مینوفیکچر کمپنی کے کاروبار کا حکم

السیدکلیم اللہ الحرمزئی.

تھری الائنس (MNM) موٹرسائیکل مینوفیکچر کمپنی کے کاروبار کا حکم

کیا فرماتے ہیں علماء کرام مسئلہ ذیل کے بارے میں:

تھری الائنس ایک موٹرسائیکل کمپنی ایک پرائیوٹ رجسٹرڈ کمپنی ہے، جو گذشتہ ایک مدت سے پاکستان بھر میں چائنا موٹرسائیکل کی مارکیٹنگ کررہی ہے، تھری الائنس اپنی پالیسی کے تحت چائنا موٹرسائیکل مبلغ 35500 روپے آدا کرنے پر موٹر سائیکل مہیا کرتی ہے، جس میں بطور ایڈوانس: 21300 روپے بکنگ کے وقت آدا کیے جاتے ہیں، جب کہ بقیہ رقم یعنی 14200 روپے 35 دن بعد موٹرسائیکل وصول کرتے وقت تھری الائنس کمپنی کو آدا کی جاتی ہے۔

رقم آدا کرنے کے بعد موٹرسائیکل وصولی کے وقت کمپنی میں موجود ملازمین (اسٹاکسٹ) اپنے خریدار کو پیشکش کرتے ہیں کہ خریدار موٹرسائیکل کمپنی ملازمین کو فروخت کر کے 3000 تا 4500 روپے منافع لے لیں۔

دوسری صورت یہ ہے: کہ خریدار اصل رقم ان کے پاس چھوڑ کر ہر ماہ منافع لیتا رہے، یہ منافع کبھی فکس ہوتی ہے، کبھی فیصد کے اعتبار سے مقرر کیا جاتا ہے، بصورت دیگر گاہک کو اپنی بائیک لے جانے کا بھی اختیار ہے۔

تنقیح: یہ برائے نام موٹرسائیکل کاروبار ہے، اصل مقصد رقم دے کر ماہانہ منافع وصول کرنا ہے، تقریبا سو میں دو فیصد بھی بائیک نہیں لیتے ہیں۔

اسی طرح کمپنی کے لیے جو ملازم کام کرتے ہیں، وہ کمپنی سے بائیک لینے کے لیے گاہک تلاش کرتے ہیں، جس کے عوض کمپنی ان ملازمین کو کمیشن (دلالی اجرت) دیتی ہے۔

مذکورہ بالا مسئلہ چند باتیں دریافت طلب ہیں:

کیا کمپنی کا کاروبار از روئے شرع جائز ہے؟

کمپنی ملازمین کا گاہک تلاش کرنے پر کمیشن لینا درست ہے؟

الجواب حامداو مصلیا

واضح رہے:

مذکورہ بالا تھری الائنس کمپنی کاروبار میں شرعی اعتبار سے کئی خرابیاں پائی جاتی ہیں اور کمپنی کا ملازمین کو کمیشن دینا بھی شرعی اصولوں کے مطابق درست نہیں ہے۔

لہذا کمپنی جب تک اپنے کاروبار کو شریعت کے اصولوں کے مطابق بنا کر کسی مستند دارالافتاء سے تصدیق حاصل نہیں کریں گی، اس وقت تک کمپنی سے موٹرسائیکل خریدنا یا اس کے کاروبار میں رقم لگانا جائز نہیں ہے۔

یادرہے:

دریافت کیے گئےسوالات کابغورجائزہ لینے کے بعددوصورتیں بنتی ہیں:

خریداراپنی جمع شدہ رقم اوراس پرمنافع (3000) یازیادہ وصول کرکےمعاملہ ختم کرے۔

گاہک اصل سرمایہ کمپنی کے پاس رہنے دےاور ماہانہ منافع لیتارہے۔

پہلی صورت کی دوشقیں بنتی ہیں:

خریدوفروخت سے بائیک مقصودنہ ہو، بلکہ نفع لینا مطلب ہواورنہ ہی مزید کاروبار کی نیت ہو۔(جیسا کہ تنقیح سے معلوم ہو چکا...... یا جیسے مسئولہ صورت کےان الفاظ سےبھی واضح ہوتا ہے: اگر کسٹمر موٹرسائیکل چاہیےہوگی،توبقیہ قسط35دن جمع کروائے۔)ان الفاظ سے معلوم ہوتا ہے: کہ ایسے بھی گاہک ہیں،جن کوموٹرسائیکل نہیں چاہیےتو وہ نقدرقم جمع کرکے ہرماہ منافع وصول کرتا رہے۔

یہ صورت ازروئے شرع ناجائز ہے۔کیونکہ قرض پرزیادہ رقم لیناہے،جوکہ سود ہونے کی وجہ سے حرام ہے۔

قال فی "الدرالمختارمع ردالمحتار":

"وفی الاشباہ :کل قرض جرنفعاحرام،قال ابن عابدینؒ:ای اذاکان مشروطا،کماعلم ممانقلہ عن البحر....."

(کتاب البیوع،مطلب:کل قرض جرنفعاحرام:413/7،ط:رشیدیہ).

ھکذافی البحرالرائق:کتاب البیوع،135/6،ط:دارالمعرفۃ،بیروت)

شق دوم: کہ مذکورہ معاملہ میں باقاعدہ موٹرسائیکل خریدنامقصود ہو،تو یہ صورت بھی ازروئے شرع درست نہیں ہے،کیونکہ اس معاملے کی شرعی اعتبار سے تین صورتیں بنتی ہیں:

بیع:اس میں مبیعہ (فروخت ہونے والی چیز) کا بوقت عقدموجودہوناضروری ہے،تاکہ بیع المعدوم سےاحتراز ہوسکے،جب کہ مسئولہ صورت میں بائیک موجودنہیں ہے،کیونکہ یہ مینوفیکچرکمپنی ہے۔

قال فی" بدائع الصنائع":

"ومنھا :ان یکون موجودا،فلاینعقد بیع المعدوم ،ومالہ خطر العدم."

(کتاب البیوع،فصل:واما الذی یرجع الی المعقود علیہ326/4،ط:رشیدیہ).

سلم:اس صورت میں سلم کی شرائط معتبرہ میں سے ایک شرط یہ ہے: کہ جملہ ثمن (قیمت) پرمجلس عقد میں قبل الافتراق

قبضہ ضروری ہے، جب کہ مسئولہ صورت میں پیشگی رقم یکمشت آدا نہیں کی جاتی ہے۔

قال فی "الھدائیة":

"ولایصح السلم حتی یقبض راس المال قبل ان یفارقه فیه،امااذاکان من النقود فلانه افتراق عن دین بدین .وقد نھی النبی ﷺ عن البیع الکالی بالکالی."

(الھدایة علی متن فتح القدیر ،باب السلم: 92/7،ط:رشیدیه).

استصناع: فقہاء کرام نے استصناع وہاں جائز قرار دیا ہے، جہاں تعامل ہو اور سلم کی شرائط بھی پورے ہوں، جب کہ یہاں دونوں چیزیں مفقود ہیں۔

لمافی "المسوعة الفقھیة":

"للاستصناع شروط:وھی........ان یکون ممایجری فیه التعامل بین لان مالاتعامل فیه یرجع فیه للقیاس ،فیحمل علی السلم ،ویاخذ احکامه."

(استصناع،328/3،ط:میاں عبدالحکیم)

البیع بالتقسیط: قسطوں کی بیع بعض قیمت پر قبضہ کرنے کے بعد موٹر سائیکل گاہک کو حوالہ کرنا ضروری ہے، جب کہ یہاں آخری قسط تک بائیک کمپنی روکے رکھتی ہے، جو کہ ناجائز ہے۔

لمافی "البدائع":

"واماشروط ثبوته فشیئان :..........والثانی:ان یکون حالافان کا ن موجلالایثبت حق الحبس ،لان ولایة الحبس ثبت حقا للبائع لطلبة المساواة عادة لمابینا ،ولما باع بثمن موجل ،فقد اسقط حقه ،فبطلت الولایة."

(کتاب البیوع،فصل :فی حکم البیع .ط:200/7،ط:دارالنشر)

لہذا مذکورہ بالا کمپنی سے موٹر سائیکل خریدنے کے جواز کی صرف ایک صورت ہوسکتی ہے، وہ یہ ہے کہ کل قیمت یکمشت دے کر ان کے بائیک خریدی جائے، جیسا کہ عام بازار میں رائج ہے۔

شق دوم: خریدار ملازمین کے پیکش کے بعد اصل رقم ان کے پاس چھوڑ دے اور ہر ماہ نفع لیتا رہے، اس کا حکم بھی عدم جواز کا ہے، کیونکہ:

جب کاروبار کا آغاز ہی درست نہیں ہے، تو نفع لینے کے جواز اور عدم جواز کا سوال باقی نہیں رہتا۔

کسی بھی کمپنی کے ساتھ کاروبار کرنے کے لیے رقم دینے کا جواز عقد شرکت و مضاربت کے شرعی اصولوں کے مطابق

ہونے پر موقوف ہے۔

ہذا مذکورہ باتوں کی روشنی میں ہم اگر تھری الائنس کمپنی کا جائزہ لے لیں، تو اول تو ان کا کاروبار شرعی اصولوں کے مطابق نہیں ہے۔ دوم شرکت کے لیے لازمی ہے، کہ شریک کے منجمد اثاثوں اور سامان تجارت کی بازاری قیمت لگا کر سرمایہ متعین کریں، جب کہ یہاں شرکت عنان ہونے کے باوجود نئے رب المال (مالک سرمایہ) عموما اس کا کوئی اہتمام نہیں ہے۔

تفصیل کے لیے: (امداد الفتاویٰ: 3/494)

(عصر حاضر میں شرکت ومضاربت: 248)

اور اگر تھری الائنس کمپنی کے عقد شرکت ومضاربت صحیح تسلیم کیا جائے، تو کمپنی جو کاروبار کرتی ہے، کیا وہ شریعت کے مطابق ہے، یا نہیں؟

اس کا اطمینان اس وقت ہوتا ہے کہ چند مستند مفتیان کرام (جو کمپنی سے کسی بھی طریقے سے وابستہ نہ ہو) متدین تاجروں پورے سرمایہ کے مطابق کاروبار کا مشاہدہ کریں اور جائزہ لے کر اطمینان کرلیں، صرف جزوی کاروبار دکھانے اور بتانے سے یقین ہرگز نہیں ہوسکتا۔

اور ظاہر ہے کہ آج کل اس کمپنی کے مالکان اور ملازمین اول تو اپنا کل سرمایہ بتاتے نہیں ہیں اور نہ ہی کاروبار کی وضاحت کرتے ہیں اور اگر بعض مصلحتوں کی بنا پر وضاحت بھی کرلیں، تو وہ مبہم اور ناقابل اطمینان ہوتی ہے۔

لہذا صحت کا فتویٰ کاروبار کی تفصیلی اور حقیقی نوعیت دریافت کیے بغیر نہیں دیا جاسکتا ہے۔

صورت دوم: کمیشن ایجنٹ کا اجرت لینا اس وقت درست ہے، جب وہ کاروباری لین دین میں کمپنی کے ساتھ شریک نہ ہو۔

لمافی "الدرالمختار مع ردالمحتار":

"لااجر للشریک فی العمل بالمشترک ...."

(کتاب الشرکة ،فصل :فی الشرکة الفاسدة،مطلب:یرجح القیاس:4/326،ط:سعید)

اور اگر کمیشن ایجنٹ کا کمپنی کے ساتھ کاروباری لین دین نہیں ہے، تب بھی کمپنی کے کاروبار کے غیر شرعی ہونے کی بنا پر اجرت لینا درست نہیں ہے۔

لمافی "الدرالمختار مع ردالمحتار":

"الحرام ینتقل ای تنتقل حرمته ،وان تداولته الایدی ،وتبدلت الاملاک،ومانقل عن بعض الحنفیة من

ان الحرام لایتعدیٰ ذمتین ،سئلت عنه الشهاب بن الشبلیؒ ،فقال:هو محمول علی ماذالم یعلم بذلک....“

(کتاب البیوع،باب البیع الفاسد،مطلب:الحرمة تتعدد:300/7ط:رشیدیه)

مرتب کردہ:سیدکلیم اللہ حرمزئی۔

دارالافتاءوالقضاء،دارالعلوم حرمزی۔